ابوالخیر عارف محمود

صحابہ کا سچا عاشق، عظیم محقق
حضرت مولانا محمد نافع رحمۃ اللہ علیہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

سچ فرمایا نبی آخر الزماں الصادق المصدوق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لوگوں کی مثال سو اونٹ کی مانند ہے، جن میں تم بمشکل ایک اونٹ سواری کے قابل پاؤ گے۔ (صحیح بخاری) جوں جوں زمانہ آگے کی طرف بڑھ رہا ہے اس حدیث کی حقانیت اور بھی واضح ہوتی جارہی ہے، واقعی یہ ایک لاریب حقیقت ہے کہ ایک لمبے عرصے اور طویل محنت شاقہ کے بعد ہی کسی کو کمال کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ اللہ بھلا کرے اکابر دیوبند کا کہ ان کے اخلاص کا ثمرہ ہے کہ "دارالعلوم دیوبند" کے فیض یافتہ رجال نہ صرف اپنی ذات میں انجمن ہوتے ہیں، بلکہ ان کی جامعیت، علم وفضل، اخلاص وتقوی، اتباع سنت، سادگی وتواضع اور دینی خدمات میں زمانہ مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے فیض یافتہ عبقری صفات کے حامل رجال اللہ میں سے ایک عالم ربانی، حضرات صحابہ کرامؓ کا سچا عاشق اوران کے ناموس کا دفاع کرنے والا عظیم اور بے مثل محقق، ترجمان اہل سنت، اخلاص، تواضع اور سادگی کا پیکر حضرت مولانا محمد نافع صاحب نور اللہ مرقدہ ۳۰ دسمبر ۲۰۱۴ء کو تقریباً ۱۰۰ سال کی طویل عمر پانے کے بعد اس دار فنا سے دارالبقا کے مسافر بن گئے۔ إن للہ ما أعطی و للہ ما أخذ وإنا إلیه راجعون.

حضرت مولانا محمد نافع صاحب رحمہ اللہ سے غائبانہ تعارف تو ہمیں اس وقت سے حاصل تھا جب ہم نے سن شعور میں پہنچ کر دینی کتب کا مطالعہ شروع کر دیا تھا، مگر بالمشافہ ملاقات اور زیارت کا شرف ۲ جولائی ۲۰۱۲ء مطابق ۱۱ر شعبان ۱۴۳۳ھ کو اپنے رفقائے سفر مفتی امان اللہ صاحب اور مفتی مبارک علی صاحب (اساتذہ جامعہ فاروقیہ کراچی) کے ہمراہ مولانا بلال صاحب (فیصل آبادی) کی راہنمائی میں ان کی رہائش گاہ محمدی شریف (ضلع جھنگ) پر حاضری کے موقعہ پر حاصل ہوا، اس موقعہ پر حضرتؒ سے ایک طویل نشست رہی جس میں انہوں نے کمال شفقت ومحبت کا اظہار فرماتے ہوئے مختلف علمی موضوعات پر ہماری طالب علمانہ گذارشات سماعت فرمائیں، اجازت حدیث سے نوازا، ڈھیروں دعائیں

دیں، بلکہ ہمارے استفسار پر نہ صرف اپنا تعلیمی پس منظر، اساتذہ، دارالعلوم دیوبند سے وابستگی وفراغت، تدریس اور تصنیفی وتحقیقی خدمات کے بارے میں بھی مستفید فرمایا، حضرت کا سوانحی خاکہ مزید کچھ اضافہ کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق آپ کی پیدائش ۱۳۳۵ھ مطابق 1915ء قریہ محمدی شریف کے ایک عالم ربانی حضرت مولانا عبدالغفور صاحبؒ کے ہاں ہوئی، آپ نے ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۹۳۳ء میں اپنے والد مرحوم کے پاس قرآن کریم حفظ کیا، دورہ حدیث سے قبل کی تمام دینی تعلیم دارالعلوم محمدی شریف جھنگ اور گجرات میں حاصل کی، یہاں آپ کے اساتذہ میں حضرت مولانا احمد شاہ بخاریؒ (فاضل دارالعلوم دیوبند)، مولانا قطب الدین اچھالوی، مولانا شیر محمد صاحب، مولانا غلام محمد صاحب لاہوری، مولانا غلام یاسین صاحب (واں بچھراں)، مولانا ولی اللہ صاحب گجراتی اور آپ کے برادر بزرگ مولانا ذاکر صاحبؒ معروف ہیں۔

۱۳۶۲ھ میں آپؒ نے ازہر ہند دارالعلوم دیوبند میں دورہ حدیث کی تعلیم کے لیے داخلہ لیا اور ۱۳۶۳ھ مطابق ۱۹۴۳ء میں باقاعدہ دارالعلوم دیوبند سے سند فراغت حاصل کی۔ دارالعلوم دیوبند میں آپ نے شیخ الادب والفقہ حضرت مولانا اعزاز علی صاحب امروہویؒ، جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا ابراہیم صاحب بلیاویؒ اور حضرت مفتی محمد شفیع صاحب عثمانیؒ وغیرہ اساطین علم وفضل سے کسب فیض فرمایا، یاد رہے کہ اس دوران شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ مالٹا میں اسارت کے ایام گزار رہے تھے، حضرت مولانا محمد نافع صاحبؒ دارالعلوم دیوبند سے رسمی فراغت کے بعد اپنے علاقہ میں قائم دارالعلوم محمدی شریف میں تدریس کی خدمات انجام دینے پر مامور ہوئے، ۱۹۴۷ء قیام پاکستان کے بعد تنظیم اہل سنت والجماعت سے منسلک ہوئے اور دفاع صحابہ اور اعدائے صحابہ کے رد میں تصنیفی وتحقیقی خدمات انجام دینا شروع کر دیں، جو تادم وفات جاری رہیں، ۱۹۵۳ء مطابق ۱۳۷۳ھ میں مرزائیت کے شجرہ خبیثہ کے خلاف تحریک ختم نبوت میں بھرپور عملی حصہ لیا اور کئی ماہ تک پس دیوارِ زنداں بھی رہے اور اس حوالہ سے کتاب بھی تصنیف فرمائی جو ''مسئلہ ختم نبوت اور سلف صالحین'' کے عنوان سے دارالکتاب لاہور سے طبع ہو کر علمی حلقوں سے داد تحقیق وصول کر چکی ہے۔

حضرت مولانا محمد نافع صاحبؒ کی ساری زندگی اتباع سنت، اقتدائے سلف صالحین، دفاع صحابہ کے سلسلہ میں عالمی سطح کی عظیم تصنیفی وتحقیقی خدمات انجام دینے میں بسر ہوئی، آپ کی دینی خدمات کو بیان کرنے کے لیے مستقل دفتر کی ضرورت ہے، قرطاس کی تنگ دامنی کے پیش نظر ہم یہاں دفاع صحابہ کے سلسلہ میں آپ کی تصنیفی وتحقیقی خدمات کے بارے میں اکابر علماء کے تاثرات کو بیان کریں گے، چناں چہ مناظر اہل سنت حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب رحمہ اللہ نے اہل سنت اور اہل تشیع کے مابین نزاعی مسائل پر آپ کی قابل قدر تحقیق کے بارے میں فرمایا کہ اس سلسلے میں عالم

شہیر، محقق کبیر حضرت مولانا محمد نافع صاحب اُدام اللہ بقاءٗ بالخیر نے ہر عنوان پر الگ الگ جامع کتاب تالیف فرمائی ہے، بندہ نے ان کی اکثر کتب مثلاً: رحماء بینہم (مکمل)، حدیث ثقلین، بنات اربعہ، سیرت حضرت علی المرتضیٰ ؓ، سیرت امیر معاویہ ؓ، وغیرہ دیکھیں، ابھی ان کی نئی تالیف فوائد نافعہ ہر دو جلدوں کو تقریباً اکثر مقامات سے دیکھا، ماشاء اللہ موصوف نے اہل سنت کی ترجمانی کا حق ادا کر دیا ہے، مولانا موصوف کی مذکورہ کتب میں درج شدہ دلائل ٹھوس، حوالے صحیح اور مطابق ہیں، ان کی تحقیق انیق سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ریت کے ذرات سے سونا الگ کرنا جانتے ہیں، ردِ مطاعن میں ان کا انداز تحریر عالمانہ، محققانہ مگر مصلحانہ ہے، یہ کتب عقل سلیم و فہم مستقیم رکھنے والے حضرات کے لیے باعث ہدایت اور اہل باطل پر اتمام حجت ہیں... لیهلك من هلك عن بينة و يحيىٰ من حيّ عن بينة۔

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے فرمایا کہ حضرت مولانا نافع صاحب مدظلہم کو اللہ تعالی نے اس بات کی خصوصی توفیق عطا فرمائی ہے کہ انہوں نے اپنی متعدد تالیفات کے ذریعے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حقیقی سیرت و کردار کو مستحکم علمی اور تاریخی دلائل کے ساتھ واضح فرمایا ہے، جن انصاف نا آشنا حلقوں نے ان حضرات پر طرح طرح کے اعتراضات و مطاعن کی بھرمار کی ہے، ان کے اعتراضات کا شافی اور اطمینان بخش جواب دیا ہے، اور حضرات صحابہ کرامؓ کے درمیان جو علمی اور سیاسی اختلافات پیش آئے ان کے حقیقی اسباب کی دلنشین وضاحت فرمائی ہے، مولانا محمد نافع صاحب کی کتاب ''رحماء بينهم'' جو تین جلدوں میں شائع ہوئی ہے، اپنے موضوع پر ایسی نادر کتاب ہے کہ اس کی نظیر عربی زبان میں بھی موجود نہیں (مذکورہ کتاب عربی میں ترجمہ ہو کر طبع ہو چکی ہے)، اس کے علاوہ ''مسئلہ اقربا نوازی'' ''بنات اربعہ'' اور ''حدیث ثقلین'' پر ان کی کتابیں انتہائی مفید اور قابل قدر ہیں، ابھی کچھ عرصہ قبل ''سیرت سیدنا علی المرتضیٰ ؓ'' منظر عام پر آ چکی ہے جس میں انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سیرت بڑے دل آویز انداز میں تحریر فرمائی ہے، اب ان کی تازہ کتاب ''سیرت حضرت امیر معاویہؓ'' اسی مبارک سلسلہ کی ایک کڑی ہے، حضرت معاویہؓ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جن کے خلاف اعتراضات و مطاعن کے ترکش سے کوئی تیر بچا کر نہیں رکھا گیا، موجودہ کتاب میں حضرت مولانا محمد نافع صاحب نے ان کی سیرت کے حقیقی روشن پہلوؤں کو مظبوط دلائل سے اجاگر فرمایا ہے، کتاب کی دوسری جلد خاص طور سے ان مطاعن کے جواب کے لیے مخصوص ہے جو حضرت معاویہؓ پر مختلف حلقوں کی طرف سے وارد کیے گئے ہیں، فاضل مؤلف نے ان مطاعن میں سے ایک ایک کو موضوع بحث بنا کر بڑی جاں فشانی کے ساتھ حقائق کی تحقیق کی ہے اور مستحکم دلائل سے اپنا مؤقف ثابت کیا ہے، پھر قابل تعریف بات یہ ہے کہ فاضل مؤلف کا انداز بیان مناظرانہ اور جارحانہ نہیں، بلکہ باوقار اور متین ہے اور سنجیدہ علمی تحقیق کے معیار پر پورا اترتا ہے، حضرت معاویہؓ کی سیرت پر اب تک جو کتابیں میری

نظر سے گذریں ہیں یہ کتاب ان سب سے بہتر ہے، ان شاء اللہ طالبانِ علم وتحقیق کی عرصے تک رہنمائی کرے گی۔

حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحب مدظلہ (پی ایچ ڈی، لندن) حضرت مولانا محمد نافع صاحبؒ کی تصنیف ''حضرت ابوسفیانؓ اوران کی اہلیہ'' کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں: ''موضوع بہت اہم تھا، اس بات کا مواد تاریخ کے اوراق میں بکھرا ہوا تھا، ان مباحث کے پہلو اور زاویے بھی بہت تھے اور مؤرخین کے بیانات میں کئی کئی امور میں تضادات بھی تھے، ایسے موضوع پر قلم اٹھانا اور تحقیق کی راہ سے افراط وتفریط سے بچتے ہوئے کنارے پر نکلنا کوئی آسان کام نہ تھا، لیکن یہ اللہ رب العزت کی عطا ہے، جسے چاہے اس کی توفیق عطا فرمائے، ولقد جاء في المثل السائر: كم ترك الأول للآخر، یہ سعادت اللہ رب العزت نے مولانا محمد نافع صاحب دامت برکاتہم کے نام لکھی تھی، جو اس ورطہ مباحث میں دور تک چلے گئے اور الحمد للہ کامیاب ہو کر ساحلِ مراد پر اترے''۔ حضرت مولانا محمد نافع صاحبؒ کی جملہ تصانیف کی طباعت واشاعت کی خدمت ہمارے مخدوم ومکرم برادر دینی جناب حافظ محمد ندیم صاحب مدیر دار الکتاب لاہور انجام دے رہے ہیں، اس سلسلہ میں اب وہ مزید اقدامات بھی اٹھا رہے ہیں اور حضرتؒ کی جملہ تصانیف کو جدید اور خوب صورت انداز سے طبع کرنے کا کام باقاعدہ سے شروع کر دیا ہے، راقم کی مشاورت سے ''رحماء بینھم'' کی تینوں جلدیں، یکجا کمپیوٹرائز کمپوزنگ اور جدید اسلوب کے ساتھ طباعت کے مراحل سے گذر چکی ہیں، ان شاء اللہ اہل ذوق جدید طباعت کو پسند فرمائیں گے، جب کہ حضرتؒ کی دیگر کتب کی طباعت جدید کا کام بھی جاری ہے، برادر مکرم حافظ ندیم صاحب کی چاہت ہے کہ حضرت مولانا نافع صاحبؒ کے سوانحی تذکرہ کے ترتیب پر جلد از جلد کام شروع کیا جائے، اللہ تعالی سے توفیق کی دعا ہے کہ اس عظیم کام کو آسان فرما کر پایہ تکمیل تک پہنچائے۔

حضرت مولانا محمد نافع صاحبؒ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سچے عاشق اور شیدائی تھے، آپ کی تصانیف کا حرف حرف اور سطر سطر اس بات کے گواہ ہیں، حضرات صحابہ کرامؓ سے محبت کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ تاریخ طبری میں موجود مطاعن صحابہ سے متعلق راقم کے سوال پر حضرت مولانا محمد نافع صاحب نے فرمایا کہ معلوم نہیں کہ طبری نے ایسی روایات کیوں ذکر کی ہیں؟، بالخصوص صحابہ بنوامیہ حضرت ابوسفیانؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے بارے میں جو مطاعن ذکر کیے ہیں، نہ جانے کون سے اسلام کی خدمت کی ہے؟ اس گفتگو کے دوران آپ چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے، باوجود کمزوری اور انتہائی نقاہت کے اٹھ کر بیٹھ گئے اور انتہائی جلال کے عالم میں فرمایا: ''صحابہ کرامؓ پر لعن طعن کے بعد پھر ایمان کہاں باقی رہتا ہے''۔

راقم کو اپنے استاذ محترم اور شیخ، حضرت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم کی شہرہ آفاق شرح

بخاری، ''کشف الباری، کتاب الغسل''، پر تحقیقی کام کے دوران، ایک روایت کے تراجم رجال کے ضمن میں امام ابن شہاب زہریؒ کے حوالہ سے یہ سننے کو ملا تھا کہ حضرت مولانا محمد نافع صاحبؒ نے ان کے بارے میں جو''ادراج فی الحدیث'' کی بحث وتحقیق کی تھی اس سے رجوع فرمالیا ہے، لہٰذا اسے شامل بحث نہ کیا جائے، چناں چہ راقم نے اس مجلس میں اس رجوع کے متعلق استفسار کیا تو جواب میں فرمایا کہ رجوع والی بات بالکل غلط ہے، میں نے ہرگز بھی رجوع نہیں کیا، بلکہ مزید فرمایا کہ میں نے جس وقت یہ بحث تحریر کی تو حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانیؒ کی خدمت میں پیش کی تھی، ان حضرات میں سے حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے فقط صرف ایک جملہ کی اصلاح کی اور میری اس بحث کی مکمل تصویب فرمائی تھی، چناں چہ ان اکابر کی تصویب کے بعد ہی اسے کتاب کا حصہ بنایا گیا ہے، لہٰذا رجوع والی بات کسی طرح بھی درست نہیں، حضرت کی اس تصریح کے بعد راقم نے مزید شرح صدر کے ساتھ اس بحث سے خوب استفادہ کیا اور امام ابن شہاب زہریؒ کے ترجمہ کے ذیل میں اسے ذکر بھی کیا ہے۔

اس موقعہ پر کچھ نصیحت کی درخواست کی تو فرمایا: اللہ تعالی آپ لوگوں سے دین کا کام لے، اپنے اساتذہ کا احترام کرو اور ان سے عقیدت رکھو، ان پر اعتماد کرو، جادہ مستقیم پر چلو، حضرات صحابہ کرامؓ اور اپنے اکابر کی راہ سے ہٹ کر مت چلو کہ اس میں گمراہی ہے، اور انتہائی تواضع اور انکساری سے کام لیتے ہوئے فرمایا کہ میرے لیے دعا کرو کہ میں بستر علالت پر ہوں اور حسن خاتمہ کی آرزو رکھتا ہوں اللہ تعالی ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ حضرت مولانا محمد نافع صاحبؒ کی کامل مغفرت فرمائے، انہیں جنت الفردوس میں حضرات صحابہ کرامؓ کی معیت نصیب فرمائے اور امت کو ان کا بہترین نعم البدل عطا فرمائے، ہمیں اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے کہ اکابر کے دامن سے وابستگی بڑے بڑے علمی اور فکری فتنوں سے حفاظت کا ذریعہ اور سبب ہے، بندہ کی اہل علم سے عاجزانہ گذارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں طلبا اور عوام الناس کو متوجہ فرمائیں کہ حضرت مولانا محمد نافع صاحبؒ کی معتدل، پرمغز اور عظیم علمی وتصنیفی خدمات سے ضرور استفادہ کریں، آخر میں بس یہی کہوں گا کہ ہمیں اکابر دیوبند سے صرف عقیدت ہی نہیں، بلکہ ان کے ایمان کی بلندی، تقوی وللہیت، علم وفضل، اخلاص، سادگی وتواضع، فرق باطلہ اور جدت پسندی کا علمی اور فکری تعاقب، ما أنا علیہ وأصحابی کے دینی تصلب پر قائم رہتے ہوئے امت مسلمہ کی رہنمائی، متعدد تجدیدی کارناموں اور عنداللہ وعندالناس ان کی مقبولیت کی بنا ایک ایمانی اور جذباتی لگاؤ اور تعلق ہے اور ہم ایمان کے ساتھ اسی تعلق ومحبت پر حسن خاتمہ کی آرزو رکھتے ہیں:

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را